روزنامہ
# الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | اتوار یکم شعبان ۱۴۱۱ھ، ۱۷ تبلیغ ۱۳۷۰ ہش، ۱۷ فروری ۱۹۹۱ء | نمبر ۴۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بنی نوع انسان کو امن عطا ہونے کی دُعائیں کریں

"مَیں جماعت احمدیہ کو یہ تلقین نہیں کرتا کہ یہ دعا کریں کہ فلاں فریق فتح مند ہو۔ مَیں جماعت احمدیہ کو یہ تلقین کرتا ہوں کہ امنِ عالم کے لئے دُعا کریں ۔۔۔۔ ہم تمام بنی نوع انسان کے غم میں گھلیں اور ان کی بہتری کے سامان کرنے کی کوشش کریں۔ ہمارے پاس دُعا کے سوا کچھ نہیں"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

## ارشاداتِ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"قرآن شریف حکمتوں اور معارف کا جامع ہے۔ اور وہ رطب و یابس فضولیات کا کوئی ذخیرہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ ہر ایک اَمر کی تفسیر وہ خود کرتا ہے۔ اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے۔ وہ ہر ایک پہلو سے نشان اور آیت ہے۔ اگر کوئی اس اَمر کا انکار کرے تو ہم ہر پہلو سے اس کا اعجاز ثابت کرنے اور دکھلانے کو تیار ہیں۔ آجکل توحید اور ہستیِ الٰہی پر بہت زور آور حملے ہو رہے ہیں۔ عیسائیوں نے بھی بہت کچھ زور مارا اور لکھا ہے" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۲)

"بعض نادان شق القمر کے معجزے پر قانونِ قدرت کی آڑ میں چھپ کر اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن ان کو اتنا معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور قوانین کا احاطہ اور اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ ایک وقت تو وہ مُنہ سے خدا بولتے ہیں۔ لیکن دوسرے وقت چہ جائیکہ ان کے دل، ان کی رُوح خدا تعالیٰ کی عظیم الشّان اور وراء الورٰی قدرتوں کو دیکھ کر سجدے میں گر پڑے اسے مطلق بھول جاتے ہیں۔ اگر خدا کی ہستی اور بساط یہی ہے کہ اس کی قدرتیں اور طاقتیں ہمارے ہی خیالات اور اندازے تک محدود ہیں تو پھر دُعا کی کیا ضرورت رہی۔ لیکن نہیں مَیں تمہیں بتلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور ارادوں کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ ایسا انسان جو یہ دعویٰ کرے وہ خدا کا مُنکر ہے لیکن کس قدر وا ویلا ہے اس نادان پر جو اللہ تعالیٰ کو لا محدود قدرتوں کا مالک سمجھ کر بھی یہ کہے کہ شق القمر کا معجزہ قانونِ قدرت کے خلاف ہے"۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۶)

## قومی زندگی قربانیوں کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

"جب عرب کے لشکر نے ایران پر حملہ کیا تو ایران کے بادشاہ نے اس خبر کو سن کر کہا کہ یہ جھوٹی خبر ہے میں کس طرح مان لوں کہ وہ عرب جس میں ہمارے دس سپاہی بھی جاتے تو سارے ملک کو آگ لگا لیتے تھے۔ اس نے ہم پر حملہ کر دیا ہے۔ لوگوں نے کہا۔ خبر درست ہے۔ واقعہ میں ہم پر حملہ ہو چکا ہے اس نے کہا اچھا ان کے چند لیڈر بلواؤ تاکہ مَیں ان سے خود بات کروں اور پوچھوں کہ آخر ان کا مقصد کیا ہے۔ چنانچہ وہ گئے اور صحابہ نے ایک وفد تیار کر کے بادشاہ کی ملاقات کے لئے بھجوا دیا۔ جب صحابہ رضہ کا وفد پہنچا تو بادشاہ نے کہا میں نے سنا ہے کہ تم لوگوں نے میرے ملک پر حملہ کر دیا ہے۔ میری تو سمجھ میں نہیں آتا کہ تم میں یہ جرأت کس طرح پیدا ہوئی۔ تم وہ ہو جو ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔ نہ تمہارا کھانا اچھا تھا نہ پینا اچھا تھا۔ نہ تمہارا لباس اچھا تھا۔ تم ننگے پھرتے تھے۔ اخلاق تم میں تھے ہی نہیں۔ ماؤں سے تم نکاح کر لیتے تھے۔ تمہیں کیا سوجھا کہ تم حملہ کے لئے آ گئے۔ اگر تم پر غربت کا بہت ہی دور آ گیا ہے تو میں تم میں سے ہر افسر کو دو دو اشرفی اور ہر سپاہی کو ایک ایک اشرفی دینے کے لئے تیار ہوں۔

باقی صہ ۵ پر

ربوہ۔ ۱۵ فروری۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری ۱۹۹۱ء بمقام لندن پڑھ کر سنایا۔ اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلیج کی جنگ کے ضمن میں صیہونیوں کے عالمی مذموم ارادوں کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ یہ جنگ دراصل صیہونی یہودیوں کی ان عالمی ریشہ دوانیوں کا حصّہ ہے جس کے تحت وہ ساری دُنیا کو اپنے اقتدار کے تحت لانا چاہتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ فری میسن یعنی یہودی مسلّط نہیں کئے جائیں گے۔ اس لئے یہ منصوبہ آخر کار ناکامی سے ہمکنار ہوگا اور ایک روز یہ سارا تار و پود بکھر کر رہ جائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اس ضمن میں دُنیا بھر کی رہنمائی کے لئے بعض بہت ضروری امور خطبات میں بیان کئے جائیں گے۔ موجودہ خطبہ اس ضمن میں ابتدائی خطبہ ہے۔ باقی تفاصیل بعد کے خطبات میں بیان کی جائیں گی۔

### سانحہ ارتحال

مکرم نسیم احمد صاحب شمس مربی سلسلہ کھاریاں کے والد محترم ماسٹر عبد العزیز صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چک ۲۴۵ ج۔ب ضلع وہاڑی حال فیصل آباد مورخہ ۹ فروری ۱۹۹۱ء کو وفات پا گئے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں اُن کی بلندیٔ درجات کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

"اے میرے دوستو! جو میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو۔ خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر ایک طرف سے کوشش ہو گی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے۔" (ازالہ اوہام حصہ دوم صہ ۵۴۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷۔ تبلیغ ۱۳۷۰ ہش
۱۷۔ فروری ۱۹۹۱ء

# عارضی تکالیف

انسانی زندگی آسانیوں اور مشکلات سے۔ راحت اور رنج سے۔ آرام اور تکلیف سے مرکب ہے۔ دنیا میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہوگا جسے کبھی کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑا ہو۔ یا اسے کسی بات نے رنجیدہ نہ کیا ہو یا وہ کسی تکلیف سے دوچار نہ ہؤا ہو۔ اور نہ ہی کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے جسے ہمیشہ آسانیاں ہی میسّر ہوں۔ جس کا ہر لمحہ راحت ہی میں گذرا ہو یا جس کا مقدر آرام ہی آرام ہو۔ ہر قسم کے حالات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن انسانی فطرت ایسی ہے کہ کوئی مشکل آ پڑے یا رنج سے واسطہ ہو یا تکلیف میں مبتلا ہو جائے تو وہ اس کیفیت اور حالت کو دائمی سمجھتا ہے۔ خیال کرتا ہے کہ یہ کیفیت دُور ہی نہیں ہوگی۔ حالانکہ اسے اس بات کا تجربہ ہوتا ہے کہ ایسی حالت آتی ہے اور گذر جاتی ہے۔

اگر انسان یہ سمجھ لے کہ یہ تمام حالتیں عارضی ہیں تو وہ نہ تو مشکلات سے اتنا گھبرائے کہ دل توڑ بیٹھے اور نہ آرام کا اتنا دلدادہ ہو جائے کہ دنیا بھر کو بھول جائے۔ وہ دونوں باتوں کے لئے تیار رہے اور وہ دونوں کو اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھ کر اس کی طرف جھکے۔ اپنے آپ کو اس کی گود میں ڈال دے۔ آرام ہے تو اس نے عطا کیا ہے۔ تکلیف ہے تو وہی دُور کرے گا۔ اس سوچ سے انسان کو دونوں حالتیں ایک سکون کی کیفیت عطا کریں گی۔ اسے ایسی راہ پر چلائیں گی جو رواں دواں اسے منزل پر پہنچا دے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ فرماتے ہیں:

"بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں۔ کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد (صاحب ایمان) کو ملتی ہے"

پس ہمارا فرض ہے کہ آرام میں اپنے ماحول کو نہ بھول جائیں اور عارضی تکلیف سے دل برداشتہ نہ ہو جائیں۔ ہمیشہ خدا تعالےٰ کی رضا کے حصول میں کوشاں رہیں۔

ہمیں نہ اِس سے محبّت نہ دشمنی اُس سے
ہمیں تو خُونِ مسلماں کا پاس رہتا ہے
خدا کرے کہ عدو کو شکست پر ہو شکست
یہی خیال دُعا کی اساس رہتا ہے

ابوالاقبال

○

وہ جفا کرتے رہے اور ہم وفا کرتے رہے
تلخیاں جھیلا کئے لیکن دُعا کرتے رہے

سب تمنائیں اُمیدیں خاک میں ملتی رہیں
پھر بھی ہم ان سے مسلسل التجا کرتے رہے

مہرباں ہوتے ہیں کب تک حالِ دل پر دیکھئے
ہم یہاں ان سے ہمیشہ مُدعا کرتے رہے

اس سے بڑھکر اور کیا ہے انکی شفقت کی دلیل
ہم خطا کرتے رہے اور وہ عطا کرتے رہے

مصلحت آمیز پایا واعظوں کا سب خلوص
وہ حجاباتِ محبّت میں دغا کرتے رہے

ہم نے دیکھا دوستوں کو دشمنوں کے رُوپ میں
جو ہوُا ہم سے ہمارے آشنا کرتے رہے

امتحاں کے وقت ٹوٹے کچّے دھاگے کی طرح
جو وفا داری کا اپنی اِدّعا کرتے رہے

مل گئی ہے لاجرم ان کو حیاتِ جاوداں
راہِ حق میں اپنی جانیں جو فدا کرتے رہے

طُور پر کیا منحصر ہے جلوۂ جاناں ندیم!
وہ سدا چہرہ نمائی جا بجا کرتے رہے

خوگرِ غم کر دیا ہے شدّتِ غم نے ہمیں
عُمر بھر ہم شادؔ غم کا سامنا کرتے رہے

محمد ابراہیم شادؔ

الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ نوجوانوں کی اصلاح کا بہت اہم ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ____ نون۔ سین

# نسل پرستی کا خاتمہ؟

جنوبی افریقہ میں تبدیلی کی ہوا چل رہی ہے۔کالے قوانین جو نسل پرستی کے ستون تھے وہ ختم کئے جا رہے ہیں۔یکم فروری کو صدر ایف۔ڈبلیو۔ڈی۔کلارک نے پارلیمنٹ میں افتتاحی خطاب کرتے ہوئے اراکین کو بتایا کہ جنوبی افریقہ میں نسل پرستی کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ دیگر قوانین کے علاوہ انہوں نے آبادی کا رجسٹریشن ایکٹ بھی منسوخ کر دیا اور اس سے بہت سے لوگوں کو سخت حیرانی ہوئی۔اس قاعدے کے مطابق مختلف نسل کے لوگوں کی رجسٹریشن الگ الگ ہوتی تھی۔تو انہیں اس رجسٹریشن کے حوالے سے یاد رکھا جاتا تھا۔جب اس قانون کی منسوخی عمل میں آجائے گی تو نئے پیدا ہونے والے بچوں کو صرف جنوبی افریقہ کے باشندے کہا جائے گا۔اگرچہ ان کے بڑے بوڑھے جو پہلے قانون کے مطابق رجسٹر ہوئے تھے ان پر تو وہی ٹھپہ لگا رہے گا۔لیکن نئے بچوں کے لئے یہ کلنک کا ٹیکا دور رکھا جائے گا۔

صدر ڈی۔کلارک نے پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے اس بات کا اعلان کیا کہ ایک عہد کا خاتمہ کیا جا رہا ہے ان کی تقریر سے قدامت پسند تو بہت حیران ہوئے اور ان کی حیرانگی میں غصہ بھی شامل تھا انہوں نے نہایت غصے کے ساتھ ڈیسک بجائے۔اور سارے ملک میں ٹیلی ویژن دیکھنے والوں نے انہیں ڈی۔کلارک کی تقریر کے دوران آوازے کستے دیکھا حتیٰ کہ انہیں غدار بھی کہا گیا۔جب یہ تقریر کی جا رہی تھی تو پارلیمنٹ کے باہر ڈی۔کلاک کے دفتر کو افریقن نیشنل کانگریس کے ایک نمائندے نے جن کا نام کرسمس ٹنڈو ہے۔۲۰ ، ہزار افراد کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک یاد داشت صدر کے دفتر کو پہنچائی۔یہ لوگ کیپ ٹاؤن کے شہر میں سے ایک جلوس کے ذریعے وہاں پہنچے تھے اور یہ مطالبہ کر رہے تھے کہ فوری طور پر دستور بنانے کے لئے انتخاب کروایا جائے۔اس یاد داشت میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ نسل پرستی کی پارلیمنٹ کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔اور اس کے علاوہ دیگر تمام ایسے قوانین جن کا نسل پرستی سے تعلق ہے انہیں بھی جڑ سے اکھیڑ پھینکا جائے۔

یاد داشت میں کہا گیا تھا کہ بغیر ایسی مقننہ کو ختم کئے جو نسل پرستی کی پالیسیاں بناتی ہے۔یہ کسی صورت نہیں کہا جا سکتا کہ نسل پرستی کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔مزید اس میں یہ فقرہ بھی شامل کیا گیا تھا کہ سوائے اس کے کہ آپ اپنی حکومت کو ختم کریں آپ کے لئے اور کوئی اختیار کرنے والی بات باقی نہیں رہ گئی۔وہ قوانین جنہیں ڈی۔کلارک نے ختم کرنے کا اعلان کیا اور جو وقت پر ختم کر دئے جائیں گے ان میں سے ایک گروپ ایریاز ایکٹ ہے اور لینڈز ایکٹ ۱۹۱۷ء اور ۱۹۳۶ء بھی ان دونوں قوانین کو مقننہ کے ستون کہا گیا ہے۔جو کچھ ڈی۔کلارک کر رہے ہیں وہ اس سے بہت زیادہ ہے جس کی ان سے لوگ توقع رکھتے تھے۔گذشتہ سال انہوں نے لوگوں کو خوفزدہ بھی کر دیا اور بعض کو خوش بھی کر دیا۔اگرچہ اس کا انحصار سیاسی وابستگی سے ہے۔کیونکہ انہوں نے اے۔این۔سی۔، پی۔اے۔سی۔اور جنوبی افریقہ کی کمیونسٹ پارٹی اور اسی طرح یونائٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ۔پر سے تمام پابندیاں اٹھالیں۔پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے ۱۹۵۰ء کا آبادی رجسٹریشن ایکٹ جو کہ نسل پرستی کا خاصا پرانا قانون ہے بھی ختم کرنے کا اعلان کیا اگرچہ اسے پوری طرح ختم اگلی پارلیمنٹ کی میٹنگ میں کیا جائے گا۔اس سے پہلے حکومت یہ موقف پیش کرتی رہی کہ آبادی کا رجسٹریشن ایکٹ جس کے ذریعے جنوبی افریقہ میں نسلوں کو الگ الگ رجسٹر کیا جاتا ہے یہ تینوں نسلوں کی دستور بندی کے لئے نہایت ضروری ہے اور یہ اسی وقت ختم کیا جا سکے گا جب غیر نسل پرست کنسٹی ٹیوشن بنائی جائے گی۔لیکن صدر ڈی۔کلارک نے کہا کہ مزید غور کرنے کے بعد حکومت اس نتیجے پر پہنچی کہ اس قانون کو ختم کیا جا سکتا ہے۔البتہ عارضی طور پر درمیانے راستے کے لئے قانون بنانا پڑے گا۔چند ماہ بعد جب یہ قاعدہ واقعی ختم ہو جائے گا۔تو جنوبی افریقہ میں پیدا ہونے والے بچے الگ الگ اقسام میں رجسٹر نہیں کئے جائیں گے گذشتہ چالیس سال سے یہ قاعدہ لاگو ہے۔صدر ڈی۔کلارک نے اس سے بھی بڑھ کر ایک اور قدم مستقبل کی طرف بڑھایا۔انہوں نے کہا کہ اس بات کے لئے راستہ ہموار ہو گیا ہے کہ سفید فام اور سیاہ فام ایک ہی لوکل اتھارٹی کے ماتحت آجائیں۔اور ان کے ٹیکس کی بھی ایک ہی شرح ہو گی۔یہ مونسپلٹیز جو غیر نسل پرستی کی بنیاد پر قائم کی جائیں گی۔رضاکارانہ طور پر کام کریں گی۔اور نئی کنسٹی ٹیوشن بن جانے سے پہلے مختلف امور کی ذمہ دار ہوں گی۔انہوں نے اس بات کی سختی سے تردید کی کہ موجودہ حکومت کو اے۔این سی۔اور پی۔اے۔سی۔کے مطالبات کی بنا پر برطرف کر دیا جائے۔اور ایک عبوری حکومت قائم کی جائے۔انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت قانون کے مطابق برسر اقتدار آئی تھی اور کوئی وجہ نہیں کہ اسے بیٹھے بٹھائے برطرف کر دیا جائے۔البتہ انہوں نے کہا کہ اس بات پر غور ہو سکتا ہے کہ عبوری دور میں کیا انتظامات کئے جائیں۔تاکہ گفت وشنید کرنے والی پارٹیوں کو آسانی سے گفتگو کا موقعہ مل سکے۔جس وقت صدر ڈی۔کلارک تقریر کر رہے تھے اس وقت بھی تشدد کی لہر اپنے زوروں پر تھی اور اس بات کا خطرہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ یہ تشدد کہیں امن کی امیدوں کو ملیا میٹ نہ کر دے۔اس موقع پر دس آدمی زخمی ہو گئے اور ایک ہلاک ہوا۔

## آلودگی کا ذمہ دار کون

بھارت میں ماحولیات کے ماہر انیل اگروال نے گذشتہ روز کراچی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ جتنی کاربن ڈائی آکسائیڈ پیٹرولیم کے استعمال کی وجہ سے فضا میں پھیلاتا ہے وہ خلیج کی جنگ میں اب تک جتنی پھیلائی جا چکی ہے اس کے برابر ہے۔مسٹر اگروال ماحولیاتی نو آبادی یعنی کالونیل ازم کے متعلق گوئٹے انسٹی ٹیوٹ میں تقریر کر رہے تھے اور انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ امریکہ ماحولیات کی آلودگی میں نہایت غیر محتاط ہے چونکہ یہ تیل پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے اس لئے یہ خلیج کی جنگ سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے۔انہوں نے کہا کہ اس بات کا خطرہ موجود ہے کہ ماحولیات اور فوج کے ذریعے سے دنیا میں بہت زیادہ آلودگی پیدا کر دی جائے سوائے اس کے کہ یورپی ممالک تیل کے استعمال کو کم کریں۔

یہ لیکچر جرنلسٹ سنٹر کے زیر اہتمام دیا گیا۔مسٹر اگروال سائنس اور ماحولیات کے دہلی میں مرکز کے ڈائریکٹر ہیں۔انہوں نے تیسری دنیا کے خلاف تعصبات کا بھی ذکر کیا اور انہوں نے کہا کہ یہ بات اقوام متحدہ اور امریکہ کی دنیا کی آب وہوا کو غیر مستحکم بنانے کے متعلق سروے سے ظاہر ہوتی ہے۔اس سروے میں اس خطرے کا بھی اظہار کیا گیا ہے اور متنبہ کیا گیا ہے کہ میتھین گیسوں، کاربن ڈائی آکسائڈ جو تیسری دنیا میں ہوا میں پھیلتی ہے وہ دنیا کی گرمی کو روک رہی ہے اور اس طرح ساری دنیا کے موسموں پر اثر انداز ہو رہی ہے۔

مقرر نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ اس امر کو رپورٹ میں کوئی جگہ نہیں دی گئی کہ امریکہ، اسرائیل، آسٹریلیا اور کینیڈا اور جنوبی افریقہ ساری دنیا کی آلودگی کے زیادہ حصے کے ذمہ دار ہیں۔انہوں نے امیر ملک سعودی عرب پر بھی یہی الزام لگایا۔چونکہ وہاں بہت زیادہ تیل نکالا جاتا ہے۔اس لئے وہ بھی آلودگی کے ذمہ دار ہیں۔اس کے مقابل میں انہوں نے کہا کہ جب تیسری دنیا میں جنگلات کو کم کر کے ماحولیات پر کچھ اثر ڈالا گیا یا میتھین گیس جانوروں کی وجہ سے ہوا میں پھیلی اور اسی طرح کوئلے کی کانوں سے بھی جو دراصل انسانی زندگی کے قیام کا ذریعہ ہے تو مغربی ممالک نے تیسری دنیا پر یہ الزام لگایا کہ وہ آلودگی میں اضافہ کر رہے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ جو آلودگی تیسری دنیا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس وہ وسائل موجود نہیں ہیں جو مغربی دنیا کے پاس ہیں اس لیکچر سے اور ایسے ہی دوسرے تجزیوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انسان کا لائف سٹائل اب ایسا بنتا جا رہا ہے کہ دنیا کی آلودگی بڑھتی چلی جائے گی اور اس کے موسم جن کا وہ آج تک عادی رہا ہے ان کے تبدیل ہونے کی وجہ سے بھی اسے مشکلات درپیش ہوں گی۔اس لئے دنیا بھر میں یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ ماحولیات کی آلودگی کو ہر ممکن طریق سے روکا جائے۔تاکہ انسان آرام اور سکون کی زندگی بسر کر سکے۔

## ہمارا ایگل سسٹم

ایک اخباری انٹرویو کے مطابق

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# کامیاب زندگی

گذشتہ دنوں کریم الدین احمد صاحب ربوہ نے پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ کا ایک کورس کیا تھا۔ اس کورس کے دوران انہیں متعدد ذی عہدہ اور ذی علم احباب سے یوں ملنے کا اتفاق ہوا کہ انہوں نے اس کورس میں طلباء سے خطاب کیا۔ اسی دوران ایک خطاب کی تلخیص انہوں نے اپنے الفاظ میں کی ہے۔

کہتے ہیں "ہم میں سے ہر ایک کے دل میں یہ خواہش مچلتی ہے کہ ہم کامیاب و کامران زندگی بسر کریں۔ اور اپنے اپنے میدان میں ترقی کے منازل کو طے کرتے ہوئے بلندیوں کو چھولیں۔ لیکن یہ منزل کٹھن منزل ہے۔ اس میں دو چار سخت مقامات آتے ہیں۔ ان مقامات کو سر کرنے کے لئے پہلے علم میں ان لوگوں کی جنہوں نے ترقی کی انتہائی منازل کو چھوا زندگیوں کا بغور مطالعہ کیا۔ ان افراد کی زندگی کے مطالعہ کے بعد انہوں نے مندرجہ ذیل اوصاف ان میں مشترک پائے:۔

## لوگوں سے میل ملاپ

روزمرہ زندگی میں ہر روز ہمارا بے شمار لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ جن میں کئی افراد سے ہم آشنا اور اکثر سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر شخص مختلف مزاج و عادات کا مالک ہوتا ہے۔ ان سب سے اجنبیت کی حدود کو مٹا کر گھل مل جانے اور اپنا مدعا ان تک انہیں چونکائے بغیر پہنچانے کی صلاحیت ہونا از بس لازمی ہے۔ دوستی اور رفیق کار میں ایک واضح فرق ہے۔ لازم نہیں کہ رفیق کار دوست بھی ہو۔ بلکہ رفیق کار سے اس کی صلاحیت کے مطابق کام لینے کی استعداد ہونا لازم ہے

## اتحاد عمل

اپنے ساتھیوں اور دوسرے احباب کا تعاون جیتنے کی صلاحیت پیدا کی جائے۔ اس جہت اور رخ سے کام کرنے کی صلاحیت پیدا کریں کہ آپ دوسروں کی مخالفت اور روڑے اٹکانے کی جبلت کا شکار ہونے کی بجائے ان کا تعاون اور اشتراک جیت رہے ہوں۔ جن سے واسطہ پڑے ان کی عادات اور اخلاق کا مطالعہ کر کے انہیں اس طور پر اپروچ کریں کہ وہ آپ کے شریک کار بن جائیں۔ نہ کہ مخالف۔ اپنے طرز عمل اپنے طریق کار کا بغور مطالعہ کریں کہ میں نے تو کسی جگہ غلطی نہیں کی۔ اگر غلطی کا احساس ہو تو غلطی کو تسلیم کرنے کی ہمت اپنے اندر پیدا کریں۔

## تنظیم

اپنے آپ اور اپنے ساتھیوں کو منظم کرنے کی صلاحیت پیدا کریں۔ بہت سارا وقت اور سرمایہ بے ترتیبی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے مقدم عمل یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنے آپ کو منظم کریں۔ اور پھر خود مثال بنتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو منظم کریں۔ اس سلسلے میں سب سے اہم عمل یہ ہے کہ SENSE OF DIRECTION پیدا کریں۔ اکثر مشاہدہ میں آیا ہے کہ اصل منزل کو چھوڑ کر غیر ضروری امور اور غیر اہم امور میں بہت سا وقت گنوا دیا جاتا ہے۔ جو بھی کام سپرد ہو اس کو حصوں میں تقسیم کریں اور ہر حصے کو اس کی اہمیت کے مطابق وقت دیں۔

## بردباری اور اطمینان بوقت امتحان

مشکل اور کٹھن لمحات کا آنا زندگی کا ایک اہم اور لازمی حصہ ہے ان لمحات میں اطمینان اور حوصلہ کے ساتھ صورت حال کو جانچنے اور موقعہ کی مناسبت سے لائحہ عمل اختیار کرنے کی صلاحیت پیدا کریں۔ مشہور مقولہ ہے کہ "مشکل میں گھبرانا سب سے بڑی مشکل ہے" سب سے ضروری امر یہی ہے کہ اپنے اعصاب اور قویٰ پر قابو رکھیں اور پورے اطمینان اور سکون کے ساتھ فیصلہ کرنے کی صلاحیت پیدا کریں۔ اور پھر اس پر کاربند ہو جائیں۔

## تنقید

اپنے اردگرد بسنے والے لوگوں اور ساتھیوں کو اپنے افعال اور اعمال پر تنقید کرنے کا حق دیں۔ اور ان کی تنقید کو صحت مند اور کھلے ذہن کے ساتھ قبول کریں۔ اور اس کا مقابلہ کرنے کی اپنے میں بہت ہمت پیدا کریں ان کی تنقید میں کوئی مثبت پہلو دیکھیں تو اسے اپنائیں اور اس کی مطابقت میں طرز عمل اور طرز فکر میں تبدیلی پیدا کرنے کی استطاعت اپنے اندر پیدا کریں۔

## دوسروں کے خیالات سننا

اپنے ساتھیوں کو اعتماد میں لیں اور ان کو فیصلوں میں شریک کرنے کا طریق کار اپنائیں ان کی رائے کو سننے اور انصاف کے ترازو میں تولنے کی صلاحیت پیدا کریں۔

## بھروسہ و اعتماد

اپنے آپ پر اعتماد اور بھروسہ کرنے کا وطیرہ اختیار کریں۔ اپنی صلاحیتوں کا تنقیدی نظر سے جائزہ لینے کا اپنے اندر حوصلہ پیدا کریں اور اپنے آپ میں جو کمزوری اور کمی دیکھیں اسے دور کرنے کے لئے اپنے اندر عزم پیدا کریں۔ اسی طرح اپنے ساتھیوں پر بھروسہ اور اعتماد کرنے کی عادت اپنائیں۔ انہیں ان کی صلاحیتوں کی نشوونما کے لئے صحت مند ماحول مہیا کریں۔ ان کی ترقی آپ کی تنزلی کا پیش خیمہ نہیں بلکہ آپ کو مزید بلندیوں کی طرف دھکیلنے کی دلیل ثابت ہوگی۔

## محل شناسی

موقعہ محل کو پہچانتے اور اس کے مطابق اپنے پلان میں ردوبدل کرنے کا وصف اختیار کریں۔ برموقعہ اور برمحل کیا ہوا عمل سالوں کی مسافتوں اور عمل کو دنوں اور مہینوں میں طے کروا دیتا ہے۔ وقت کی نبض کو پہچاننے کی صلاحیت ان گنت مشکلات اور پریشانیوں سے نجات کا سبب بن جاتی ہے۔ اسی طرح جو احباب آپ کے اردگرد بستے ہیں اور جن سے آپ کو کاروبار زندگی کے سلسلہ میں واسطہ پڑتا ہے ان کے مزاج آشنا بنیں۔ اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ کون کس طرح اور کس طریق پر بات کو سمجھتا ہے۔ انہیں اس طریق سے سمجھانے کی اہلیت پیدا کریں۔

## احتیاط

محتاط اور نپا تلا طرز فکر و عمل اپنائیں۔ غیر ضروری رسک لینے کی عادت کو ترک کر دیں۔ مگر جہاں محسوس کریں کہ رسک لینا لازم ٹھہرا ہے تو پھر بغور مطالعہ کرنے اور جائزہ لینے کے بعد ضرور رسک لیں۔ مگر ایسے لمحات میں بھی احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

## علم

جو کام بھی کریں اس کے بارہ میں مکمل آگہی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جو کام آپ کر رہے ہوں اس کام کے فوائد اور نقصانات آپ کی نظر میں ہونے چاہئیں۔ جو ممکنہ مشکلات پیش آسکتی ہیں ان کا علم حاصل کریں اور پھر ان کے مداوا کا سامان کرنے کی عادت اختیار کریں۔ علم، تجربہ، مشق اور

باقی صـ۸ پر

---

بقیہ: صـ۱ سے آگے

تم روپیہ لو اور واپس چلے جاؤ۔ اس زمانہ میں گو روپیہ کی بڑی قیمت تھی مگر پھر بھی پتہ لگتا ہے کہ اس کی نگاہ میں عربوں کی کیا حیثیت تھی۔ عرب کا جو لشکر ایران پر حملہ آور ہو رہا تھا اس کی حیثیت ایران کے بادشاہ کے نزدیک یہ تھی کہ وہ سمجھتا تھا کہ اگر میں ان کو پندرہ پندرہ روپے دے دوں تو یہ واپس جانے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اب پینتالیس روپے ماہوار اور راشن سپاہی کو ملتا ہے مگر وہ سمجھتا تھا کہ اگر میں انہیں صرف پندرہ پندرہ روپے بھی دے دوں گا تو یہ واپس چلے جائیں گے۔ اور کہیں گے کہ اچھا اب ہم چلتے ہیں تو ایران کے بادشاہ کے نزدیک عربوں کی حیثیت اتنی ہی تھی۔ مگر جو اس وفد کے سردار تھے انہوں نے کہا تم جو کچھ کہتے ہو ٹھیک ہے۔ ہم ایسے ہی تھے۔ ٹڈیاں کھاتے تھے۔ مردار کھاتے تھے۔ ماؤں سے نکاح کر لیا کرتے تھے مگر اب اللہ تعالیٰ نے ہم میں اپنا رسول بھیج دیا ہے جس کی وجہ سے ہماری حالت بدل چکی ہے اور ہم خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق تمہارے ملک پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ بادشاہ کو غصہ آیا۔ اس نے درباریوں کو حکم دیا کہ مٹی کا ایک بورا لاؤ اور اس کے سر پر رکھ دو۔ باقی صحابہؓ کو غصہ آیا کہ یہ ہمارے امیر کی ہتک کرتا ہے مگر وہ ہنس پڑا اور اس نے کہا۔ انہیں مٹی کا بورا میرے سر پر رکھنے دو۔ جب اس نے مٹی کا بورا اس کے سر پر رکھ دیا تو وہ دربار سے بھاگے اور انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ بادشاہ نے ایران کی زمین اپنے ہاتھ سے ہمارے سپرد کر دی ہے۔ مشرک بڑا وہمی ہوتا ہے۔ اب تھا تو یہ لطیفہ مگر وہ گھبرا گیا اور اس نے سمجھا کہ یہ تو بڑی بدشگونی ہوئی۔ چنانچہ اس نے حکم دیا کہ دوڑو اور ان کو پکڑ کر واپس لاؤ۔ مگر عرب لوگ گھوڑے کی سواری کے بڑے مشاق ہوتے ہیں۔ وہ دربار سے نکلے تو انہوں نے اپنے گھوڑوں کو ایڑیاں لگائیں اور وہ کہیں سے کہیں نکل گئے۔"

(خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ ۱۰ اگست ۱۹۵۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعات عالم

# غزوۂ اُحد

شاہ معین الدین احمد ندوی لکھتے ہیں

"جن جن لوگوں کے اعزاء بدر میں قتل ہوئے تھے وہ ابوسفیان کے پاس پہنچے اور کہا محمدؐ نے قریش کو تباہ کر دیا ہے اس کا انتقام ضروری ہے۔ اس کے اخراجات کے لئے اس مرتبہ کارواں قریش کا منافع ہم کو دلایا جائے سب نے اسے بخوشی منظور کر لیا اور بڑے جوش وخروش کے ساتھ تیاریاں شروع ہو گئیں اور شوال ۳ھ ۶۲۴ء میں بڑے سروسامان سے قریش مدینہ روانہ ہوئے۔ حضرت عباسؓ نے جو اسلام لا چکے تھے اور مکہ ہی میں مقیم تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خفیہ اطلاع بھجوا دی آپ نے پتہ چلانے کے لئے آدمی بھیجے۔ معلوم ہوا کہ قریش کا لشکر مدینہ کے قریب عریض تک پہنچ چکا ہے۔

دوسرے دن صبح کو آپ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا۔ اکثر مہاجرین اور تجربہ کار انصار نے رائے دی کہ عورتوں کو شہر کے باہر قلعوں میں بھیج دیا جائے اور شہر میں پناہ گیر ہو کر مقابلہ کیا جائے لیکن پر جوش نوجوانوں کو اصرار تھا کہ باہر نکل کر صف آرائی کی جائے۔ ان کے اصرار پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار مسلمانوں کے ساتھ اُحد کی طرف جہاں مشرکین مکہ خیمہ زن تھے۔ بڑھے۔ عبداللہ بن ابی منافق تین سو سواروں کے ساتھ معیت میں نکلا۔ لیکن پھر عذر لنگ کر کے لوٹ گیا اور مسلمانوں کی تعداد صرف سات سو، ۷۰۰ رہ گئی۔

اُحد پہنچ کر پہاڑ کی پشت پر صف آرائی ہوئی۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر کو علم اور حضرت زبیر بن عوام کو سپہ سالاری عطا ہوئی۔ پہاڑ کی پشت سے مشرکین کے حملہ کا خطرہ تھا۔ اس لئے پچاس آدمیوں کا دستہ اس کی حفاظت پر متعین کر کے تاکید فرما دی کہ فتح و شکست کی حالت میں تم لوگ اپنی جگہ نہ چھوڑنا قریش تعداد اور سروسامان ہر شے میں مسلمانوں سے زیادہ تھے۔ انہوں نے بڑے اہتمام کے ساتھ صف بندی کی۔ میمنہ پر خالد بن ولید میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل۔ سواروں پر صفوان بن امیہ۔ تیر اندازوں پر عبداللہ بن ربیعہ تھے علم طلحہ کے ہاتھوں میں تھا۔ قریش کی صف سے پہلے ابو عامر (یہ مدینہ کا باشندہ اور کچھ دنوں سے مکہ میں متوطن ہو گیا تھا اور اس کی زاہدانہ زندگی کی وجہ سے اہل مدینہ پر اس کا بڑا اثر تھا) میدان میں آیا اور پکارا "اہل مدینہ! مجھے پہچانتے ہو میں کون ہوں؟" انصار نے جواب دیا "بدکار ہم تجھے خوب جانتے ہیں۔ خدا تیری آرزو بر نہ لائے"۔ اس کے بعد قریش کا علم بردار طلحہ بڑھا اور طنزیہ پکارا "کون ہے جو مجھے جہنم بھیج دے۔ یا میں اسے جنت پہنچا دوں؟ حضرت علیؓ نے بڑھ کر ایک ہی وار میں اس کا کام تمام کر دیا۔

اس کے بعد عام جنگ شروع ہو گئی۔ حضرت علیؓ۔ حمزہؓ اور ابودجانہ انصاریؓ نے اپنے بے پناہ حملوں سے مشرکین کی صفیں درہم برہم کر دیں۔ حمزہؓ جوش شجاعت میں دور تک دشمنوں کی صفوں میں گھستے چلے گئے۔ جبیر بن مطعم کے غلام وحشی نے جو آپ کی تاک میں تھا نیزہ مار کر شہید کر دیا۔

قریش بڑی شجاعت سے لڑ رہے تھے ان کے علمبردار پیہم قتل ہو رہے تھے لیکن علم سرنگوں نہیں ہونے پاتا تھا مگر حضرت علیؓ اور ابودجانہ انصاری کے بے پناہ حملوں نے آخر پاؤں اکھاڑ دیئے۔ ان کے پاؤں اکھڑتے ہی مسلمان مال غنیمت کی جانب متوجہ ہو گئے۔ پہاڑ کی پشت پر جو دستہ متعین تھا۔ اس نے بھی اپنی جگہ چھوڑ دی۔ اس کے ہٹتے ہی خالد بن ولید نے پشت سے حملہ کر دیا۔ جبیر بن مطعمؓ نے جو اب تک اپنی جگہ پر تھے چند جانبازوں کے ساتھ روکا مگر سب شہید ہوئے اور خالد نے بڑھ کر لوٹنے والے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ یہ لوگ بالکل غافل تھے۔ اس لئے اس ناگہانی حملے کی تاب نہ لا سکے۔ اور ایسے بدحواس ہوئے کہ اپنے اور بیگانے کی تمیز باقی نہ رہی۔ آپس ہی میں ایک دوسرے کو مارنے لگے۔ مصعبؓ بن عمیر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے شہید ہو گئے اور شبہ میں یہ خبر اڑ گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت پائی۔ اس خبر نے مسلمانوں کے رہے سہے اوسان خطا کر دیئے اور بڑے بڑے بہادروں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد صرف بارہ جان نثار باقی رہ گئے لیکن ذوالفقار حیدری اس وقت بھی بجلی کی طرح چمک رہی تھی حضرت عمرؓ نے دل شکستہ ہو کر تلوار پھینک دی کہ اب لڑنے سے کیا حاصل۔ ابن نضر انصاری نے کہا۔ اب زندہ رہ کر کیا کریں گے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

بہت سے جان نثار اس حالت میں بھی لڑتے جاتے تھے عین اس وقت کعبؓ بن مالک کی نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی۔ انہوں نے پہچان کر پکارا مسلمانو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر ہیں۔ یہ آواز سنتے ہی ٹوٹی ہوئی ہمت پھر بندھ گئی۔ اور مسلمان اس سمت آ گئے۔ کفار نے بھی ہر طرف سے سمٹ کر اپنا پورا زور صرف کر دیا ہے۔ ان کا ریلا دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی۔ کون مجھ پر جان دیتا ہے۔ اس آواز پر سات انصاری بڑھے اور ایک ایک کر کے نثار ہو گئے۔ عبداللہ بن قمیہ بڑھتے بڑھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا اور چہرۂ انور پر تلوار ماری۔ مغفر کی دو کڑیاں پیوست ہو گئیں۔ یہ دیکھ کر جان نثاروں نے ہر طرف سے حصار میں لے لیا۔ ابودجانہؓ آپ کے سامنے جھک کر سینہ سپر ہو گئے۔ جو تیر آتا تھا اسے پیٹھ پر روکتے تھے۔ حضرت طلحہؓ تلوار کے وار ہاتھ پر روکتے تھے۔ ایک ہاتھ کٹ کر الگ ہو گیا۔ ابوطلحہؓ نے تین کمانیں توڑیں اور سینہ سامنے کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم زخم نہ پہنچنے پائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تیروں کی بارش ہو رہی تھی لیکن رحمت عالمؐ کی زبان پر اس وقت بھی یہ الفاظ تھے "اے خدا میری قوم کو بخش دے کہ وہ جانتے نہیں"۔ چہرۂ انور سے خون جاری تھا۔ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ نے زخم کو دھویا اور چٹائی کا ٹکڑا جلا کر اسے زخم میں بھرا۔ اس سے خون تھما۔

مشرکین کا ریلا رکا تو آپؐ چند جاں نثاروں کے ساتھ پہاڑی کے اوپر چڑھ گئے مشرکین کی فوج میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر پھیل گئی تھی۔ ابوسفیان نے اس کی تصدیق کے لئے پہاڑی پر چڑھ کر آواز دی۔ محمدؐ کہاں ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جواب دینے سے منع کر دیا۔ ابوسفیان نے جواب نہ پا کر ابوبکرؓ و عمرؓ کو آواز دی۔ اس پر بھی جب کوئی جواب نہ ملا۔ اس وقت اس نے مسرت سے نعرہ لگایا کہ سب مارے گئے۔ حضرت عمرؓ سے ضبط نہ ہو سکا بولے۔ دشمن خدا! ہم سب زندہ ہیں۔ یہ سن کر ابوسفیان نے ہُبل کا نعرہ لگایا "اعل ھبل"۔ صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جواب دیا "اللہ اعلیٰ واجل" ابوسفیان پکارا "لنا العزیٰ ولا عزیٰ لکم" صحابہؓ نے کہا "اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم" مسلمانوں کے سنبھلنے کے بعد قریش کی ہمت پست ہو گئی اور وہ لوٹ گئے۔

اس معرکہ میں ستر مسلمان شہید ہوئے جن میں زیادہ تر انصار تھے۔ اختتام جنگ کے بعد قریش کی خواتین نے مقتولین بدر کے انتقام کے جوش میں مسلمان شہداء کے ناک کان کاٹ دیے۔ ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے ان پھولوں کا ہار بنا کر پہنا اور حضرت حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر چبا گئی۔

اس غزوہ میں مسلمان عورتوں نے بھی بڑی بہادری اور جانفروشی دکھائی۔ حضرت عائشہؓ مشک میں پانی بھر کر لاتی تھیں اور زخمیوں کو پلاتی تھیں۔

مشرکین کے حملۂ عام کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف چند جان نثار باقی رہ گئے تھے۔ آپؐ کی حفاظت کے لئے حضرت اُم عمارہؓ آپؐ کے پاس پہنچ گئیں۔ جو مشرک آپؐ کی طرف بڑھتا تھا اس کو تیر اور تلوار کے ذریعہ روکتی تھیں۔ ابن قمیہ جب آپ کے پاس پہنچ گیا تو اُم عمارہؓ نے بڑھ کر اس کو بھی روکا۔ اس روکنے میں ان کا شانہ زخمی ہوا۔ انہوں نے بھی تلوار چلائی لیکن ابن قمیہ دوہری زرہ پہنے ہوئے تھا اس لئے وار کارگر نہ ہوا۔

حضرت حمزہؓ کی بہن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہؓ مسلمانوں کی شکست کی خبر سن کر مدینہ سے نکلیں مشرکین نے حمزہؓ کی لاش کو مثلہ کر دیا تھا۔ اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کے صاحبزادے حضرت زبیر بن عوام کو بلا کر حکم دیا کہ صفیہ بھائی کی لاش نہ دیکھنے پائیں۔ انہوں نے ماں سے کہا وہ بولیں میں بھائی کا ماجرہ سن چکی ہوں۔ لیکن راہ خدا میں یہ کوئی بڑی قربانی نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت لے کر لاش پر گئیں۔ عزیز بھائی کے بدن کے ٹکڑے دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر خاموش ہو گئیں اور مغفرت کی دعا مانگی۔ ان سب سے بڑھ کر ایک انصاری خاتون کا واقعہ ہے۔ جن کے باپ بھائی اور شوہر سب کے سب جنگ میں مارے گئے تھے ان کو یکے بعد دیگرے تینوں حادثوں کی خبر ملی۔ یہ ہر مرتبہ یہی پوچھتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں؟ لوگوں نے کہا۔ بخیریت۔ انہوں نے پاس جا کر چہرہ مبارک کو دیکھا اور بے اختیار پکار اٹھیں۔ "کل مصیبۃ بعدک جلل"۔ تیرے ہوتے سب مصیبتیں ہیچ ہیں۔

قریش کے واپس جانے کے بعد مسلمان بھی مدینہ لوٹ آئے۔ اس وقت مدینہ ماتم کدہ بنا ہوا تھا۔ ہر گھر میں کہرام بپا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل بھر آیا کہ سب کا ماتم ہو رہا ہے لیکن آپؐ کے چچا حمزہؓ کا کوئی رونے والا نہیں۔ یہ انسانی فطرت تھی چنانچہ انصار نے آپؐ کا تاثر دیکھ کر اپنی عورتوں کو

باقی صفحہ ۹ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

**ضروری نوٹ:-** مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر ۲۷۸۹۸:-** MRS MURASIH W/O JIRTAMANGSUR. پیشہ خانہ داری عمر ۶۹ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۱۹۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زمین برقبہ ۳۰۰ مربع میٹر مالیتی ۲،۱۰۰،۰۰۰/- روپے (۲) زمین برقبہ ۱۰۰ مربع میٹر مالیتی ۰،۱۵۰،۰۰۰/- روپے (۳) مکان پختہ برقبہ ۳۰ مربع میٹر مالیتی ۱،۵۰۰،۰۰۰/- روپے (۴) حق مہر ۲۵۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰،۰۰۰/- روپے ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MRS.MURASIH W/O TIRTAMANGSUR انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ SODIK S/O RAKSA JUMA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ RUMASIH S/O SUATMAH انڈونیشیا۔

**مسل نمبر ۲۷۸۹۹:-** MRS ASRI W/O WIKANTA WARTI. پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ایک زمین 850 مربع میٹر مالیتی 2.125.000/- روپے (۲) طلائی زیور وزنی 20 گرام مالیتی 500.000/- روپے (۳) حق مہر 500.000/- روپے۔ میزان 3.125.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20.000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MRS ASRI انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ R. SUBALAN پسر موصیہ گواہ شد نمبر۲ SITI TARA پسر موصیہ انڈونیشیا۔

**مسل نمبر ۲۷۹۰۰:-** شریف احمد راجوری ولد میاں محمد اسماعیل صاحب قوم کھٹی راجپوت پیشہ میڈیکل پریکٹس عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری سندھ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) پلاٹ برقبہ 2800 مربع فٹ واقع کنری مالیتی 20,000/- روپے (۲) نقد کیش مبلغ 60,000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3000/- روپے بصورت میڈیکل پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شریف احمد راجوری۔ کنری ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد نمبر۱۔ مرزا محمد رفیق ولد مرزا محمد رفیع صاحب کنری۔ گواہ شد نمبر۲۔ منیر احمد ولد فیض احمد بھٹی سیکرٹری مال کنری۔

**مسل نمبر ۲۷۹۰۱:-** میں احمد ولد رائے سلطان قوم ڈھڈھی پیشہ زمیندارہ عمر ۷۲ سال ساکن ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حکومت کی سات مرلہ سکیم کالونی ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا جس پر ایک کچا کمرہ ہے (۲) دو راس بھینس مالیتی ۱۸۰۰۰/- روپے دوسرے نوجوان لڑکوں کے ساتھ تیسرا حصہ ہے۔ (۳) طلائی کنگن تین تولہ سونا مالیتی ۹۶۰۰/- روپے (۴) نقد رقم ۱۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت مزارع مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احمد ولد رائے سلطان ڈھڈھی ساکن ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا۔ گواہ شد نمبر۱ عبداللطیف اوورسیئر وصیت نمبر ۴۷۰۰۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد حیات جوئیہ وصیت نمبر ۱۶۹۰۵

**مسل نمبر ۲۷۹۰۲:-** میں سید سعید الحسن ساجد ولد سید حمید الحسن صاحب قوم سید پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۱۹۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۹۸۰/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید سعید الحسن مکان نمبر ۱۴۵/۳ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر۱ ملک محمد افضل ظفر مربی سلسلہ آف بھکھ ضلع سرگودھا کوارٹر نمبر ۲۴ صدر انجمن احمدیہ گواہ شد نمبر۲۔ مبارک طاہر واقف زندگی۔

**مسل نمبر ۲۷۹۰۳:-** میں صداقت احمد ولد بشارت احمد درویش قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ ۷/۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد صداقت احمد معرفت ظفر کلاتھ ہاؤس شارع لیاقت کوئٹہ گواہ شد نمبر۱۔ بشارت احمد درویش وصیت نمبر ۱۰۰۰۰ گواہ شد نمبر۲۔ رفاقت احمد وصیت نمبر ۲۶۰۰۲۔

**مسل نمبر ۲۷۹۰۴:-** میں فضل احمد شاہد ولد غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۸/۶ دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فضل احمد شاہد ۱۸/۶ دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ سردار مقبول احمد ذبیح وصیت نمبر ۱۲۱۷۹۔ گواہ شد نمبر۲ رشید احمد بھٹی وصیت نمبر ۱۶۷۹۴۔

**مسل نمبر ۲۷۹۰۵:-** میں امتہ الحئی نگہت بنت

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

**درخواست دعا** مکرم سردار محمد احمد صاحب درویش ساڑھے تین سال سے بیمار ہیں۔ علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہوا۔ نیز وہ اپنے پوتے کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں جو وقف نو میں شامل ہے۔

○ مکرم ملانا لطف الرحمٰن صاحب خالد وثیقہ نویس ربوہ کے بھتیجے ادریس الرحمٰن اپریشن کے سلسلہ میں راولپنڈی ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی اور درازئ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

**سانحہ ارتحال** مکرم چوہدری محمود احمد صاحب دریاہ ابن مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب دریاہ آف چک نمبر ۷، ۳ جنوبی سرگودھا حال دارالصدر شمالی مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۹۱ء کو اپنے بھٹہ نند ٹمنوکہ بنگلہ سے مغرب کے بعد سکوٹر پر واپس ربوہ آرہے تھے کہ پیچھے سے ایک ٹرک نے ٹکر مار کر گرا دیا۔ اور آپ موقعہ پر جاں بحق ہو گئے۔ مورخہ ۱۲ فروری کو بیت المبارک میں محترم ناظر اصلاح وارشاد نے بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام قطعہ ۱۰ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی۔

پسماندگان میں بیوہ اور چھ بچیاں شامل ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد منیر صاحب ابن مکرم چوہدری محمد علی صاحب آف کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ بقضائے الٰہی بعمر ۴۹ سال مورخہ ۶ فروری بروز بدھ ۴ بجے صبح لاہور میں وفات پا گئے۔ موصوف عرصہ ۲ سال سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ جنازہ اسی روز ربوہ لایا گیا بعد نماز مغرب بیت المہدی میں نماز جنازہ پڑھی گئی اور عام قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم اللہ بخش صاحب صادق ناظم ارشاد وقف جدید نے دعا کروائی۔ موصوف مکرم حکیم حفیظ الرحمان صاحب سنوری کے داماد اور مکرم صفی الرحمٰن صاحب خورشید مربی سلسلہ کے بہنوئی تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ سات بچے چھوڑے ہیں۔ جن میں سے ۳ بچیاں شادی شدہ ہیں باقی بچے ابھی چھوٹے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

**اعلان دارالقضاء** (ناصر احمد صاحب طاہر بابت ترکہ بشیر احمد صاحب)

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مکان ۲/۴۴ فیکٹری ایریا ربوہ کے ورثاء ناصر احمد طاہر وغیرہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ اسلئے ان کا مکان ۲/۴۴ فیکٹری ایریا ربوہ مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کیا جائے۔

۱۔ ناصر احمد صاحب طاہر (بیٹا)
۲۔ مبارک احمد صاحب (-"-)
۳۔ محمود احمد صاحب (-"-)
۴۔ بلقیس اختر صاحبہ (بیٹی)
۵۔ عذرا الحجانہ صاحبہ (-"-)
۶۔ طاہرہ رشید صاحبہ (-"-)
۷۔ فاخرہ تسلیم صاحبہ (-"-)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

ناظم دارالقضاء ربوہ

بقیہ: ص ۳ سے آگے

وفاقی شرعی عدالت کے سابق چیف جسٹس گل محمد صاحب نے کہا ہے "عوام کو سستا اور بروقت انصاف پہنچانے کے سلسلے میں ہمارے موجودہ "لیگل سسٹم" میں خامیاں ہی خامیاں ہیں۔ اور یہ سسٹم غریبوں اور مظلوموں کو انصاف فراہم کرنے سے انکار کر رہا ہے۔ مثلاً آپ سب سے پہلے کورٹ فیس کی بات کر لیں جو لوگ غریب ہیں یا کسی کے ظلم سے لٹ پٹ چکے ہیں اور کورٹ فیس دینے کی اہلیت نہیں رکھتے وہ آپ کے اس عدالتی نظام سے انصاف کے لئے دروازہ بھی نہیں کھٹکھٹا سکتے۔ کسی اسلامی مملکت میں اس قسم کی فیس غیر اسلامی ہے۔ اس فیس کو ختم کر دینا چاہیئے۔ تاکہ مظلوم بغیر خرچے کے عدالتوں میں پہنچیں۔ ہمارا موجودہ عدالتی نظام انتہائی پیچیدہ ہے۔ اس کا طریق کار صرف وکلاء ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اور پورا کر سکتے ہیں۔ اس لئے خواہ کتنا چھوٹا ہی جھگڑا کیوں نہ ہو۔ ہر آدمی کو مجبوراً وکلاء کے پاس جانا پڑتا ہے۔ اور پھر وکلاء کی فیس سے تو سب ہی آگاہ ہیں۔ مقدمہ خواہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو فیس تو دینا ہی پڑتی ہے۔ اس "لیگل سسٹم" کی بجائے اسلامی طریقہ کار کے مطابق عام آدمیوں کو یہ اجازت ہونی چاہیئے کہ وہ عام درخواست لے جا کر عدالت میں چلا جائے اور عدالت موجودہ طریقوں سے ہٹ کر انصاف مہیا کرے۔"

آپ نے مزید فرمایا "شریعت بل اصل میں وقت کا ضیاع ہے اس سے وقت اور قوت ضائع کی جا رہی ہے۔ جب تک دستور میں نمایاں ترامیم نہ ہوں یہاں اسلامی قوانین نافذ نہیں ہو سکتے۔ اس بل میں کہا گیا ہے کہ مالی قوانین، بنک، انشورنس کے متعلق امور ہائی کورٹ کو دے دیئے جائیں۔ حالانکہ یہ پہلے سے ہی دستور کے مطابق شریعت کورٹس کے پاس ہیں۔ یہ تو مذاق اڑایا گیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ دستور پاکستان کے باب ۳، الف، ب موجود چند رکاوٹوں اور نقائص کو جب تک دور نہیں کیا جاتا کسی شریعت آرڈیننس یا شریعت ایکٹ کے ذریعے نفاذ شریعت کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ بدقسمتی سے ہمیں انگریز کا دیا ہوا قانون اور ضابطہ انصاف تو اس قدر عزیز ہے کہ اس کے خلاف کوئی بات سننے کو تیار نہیں۔ اور اسے ہر قانون کا حصہ تصور کیا جاتا ہے۔ مگر اللہ اور اس کے رسول کا دیا ہوا مصدقہ قانون اور ضابطہ انصاف ہمیں پسند نہیں۔

ہماری پسند اور ناپسند آخر ہماری پسند اور ناپسند کون متعین کر رہا ہے۔ اور ہم یہ کسوٹی کہاں سے لا رہے ہیں۔ دنیا بھر کے آئین اور پاکستان کے آئین میں بنیادی فرق ہے۔ کہ دیگر ممالک کے دستوروں میں یہ لکھا گیا ہے۔ کہ حاکمیت عوام الناس کی ہے۔ اور وہ خود ہی دستور وضع کر رہے ہیں۔ اس کے برعکس ہم نے اپنے دستور میں یہ تسلیم کیا ہے کہ حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہے اور پاکستان کے عوام اس کے امین ہیں۔ اور پھر عوام نے قرارداد مقاصد منظور کر کے اپنے نمائندوں کو دی کہ ایسے دستور بنا کر نافذ کریں۔ لہٰذا اب اگر کوئی قانون قرارداد مقاصد کے خلاف ہو یا اس سے تجاوز کرے تو وہ کالعدم ہو گا۔ اس کے علاوہ اگر عوام یا اس کے نمائندوں کا بنایا ہوا کوئی قانون اللہ تعالیٰ کے قوانین سے ٹکرائے تو وہ بھی کالعدم ہو گا۔

اسمبلیوں کے متعلق آپ نے کہا کہ "یہ ادارے صرف اسلامی قوانین کا تجزیہ کرنے کے لئے ہیں تاکہ اسے جدید ترین تقاضوں کے مطابق بنایا جا سکے۔ یہ کیس نئے سرے سے قانون سازی کے لئے نہیں۔ کیونکہ ہمارا قانون تو قرآن و سنت کی شکل میں پہلے سے موجود ہے۔

جب اس سلسلے میں آپ سے یہ پوچھا گیا۔ کہ آپ اسمبلیوں پر جو ذمہ داری عائد کرتے ہیں۔ کیا ہمارے ارکان اس قابل ہیں کہ اسلامی ضابطوں کے مطابق قوانین کا جائزہ لے سکیں۔ تو جسٹس گل محمد خان صاحب نے کہا

یہ فراڈ ہے ہم نے یورپ اور امریکہ کی نقل اتارتے ہوئے یہاں جمہوریت اور جمہوری اداروں کی داغ بیل ڈالی ہے۔ جبکہ امریکہ کے تمام دانشوروں نے اپنے ہی ملک کی جمہوریت کو فراڈ قرار دیا ہے۔ وہاں عوام کی بجائے مخصوص طبقہ ہی حکمرانی کے حق سے نوازا جاتا ہے۔ اسی طرح ہمارے ہاں بھی جمہوریت کے نام پر فراڈ ہو رہا ہے اور پھر بدقسمتی سے ان اداروں میں دانشوروں وکلاء سیاستدانوں۔ اساتذہ اور دیگر پیشہ ور تعلیمیافتہ افراد کی بجائے صنعت کار اور جاگیر دار ہی جاتے ہیں۔ جو مغرب کے پروردہ ہیں۔ اور عوام کے حقوق کا انہیں کوئی پاس نہیں۔

بقیہ: ص ۴ سے آگے

اطلاع کے مجموعہ کا دوسرا نام ہے ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ پہ اہم اور ضروری ہے۔ ان تمام اوصاف کے علاوہ سب سے ضروری اور اہم وصف خوش مزاجی ہے۔ مشکلات و پریشانی کو مسکراتے چہرے کے ساتھ خوش آمدید کہنا اور شادمانی کے ساتھ ان کو الوداع کہنے کا وصف اپنے آپ میں پیدا کریں۔ اپنی نادانیوں اور غلطیوں کو تسلیم کرنے اور ان سے حظ اٹھانے کا حوصلہ پیدا کریں۔

قارئین یہ تمام نکات صحیفہ آسمانی نہیں ہیں اگر آپ ان میں سے کسی وصف کے بارے میں خیال کرتے ہیں کہ یہ غیر ضروری ہے تو مسکراتے چہرہ کے ساتھ اسے رد کر کے اس سے بہتر اصول اور ضابطے کو تلاش کریں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ (خالد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ

## حضور انور کے منظور کردہ منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارہ میں ضروری اعلانات

### ۱۔ امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد ۳۰۰/- ماہوار سے سات صد ۷۰۰/- تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

### ۲۔ دارالاکرام

حضور کے ارشاد کے تحت ربوہ میں ایک ادارہ دارالاکرام کے نام سے کھولا جا رہا ہے اس کی عمارت بفضلہ تعالیٰ بیوت الحمد کے ساتھ تیار ہو چکی ہے۔

اس ادارہ میں ایسے مستحق یتامیٰ داخل کئے جائیں گے۔ جن کی تعلیم و تربیت کا فریضہ کسی طور بھی انفرادی سطح پر ناممکن ہو۔ اور جماعتی تربیت کے تحت ان کی پرورش اور تعلیم مقصود ہو۔ اگر آپ کے حلقہ میں کوئی ایسا مستحق یتیم طالب علم ہو جس کے لئے اس مرکزی بورڈنگ میں رہ کر تعلیم حاصل کرنا مفید اور مناسب اور ضروری ہو تو ایسے یتامیٰ کے مکمل کوائف مقامی انتظام جماعت کی تصدیق اور امارت کی سفارش کے ساتھ مرکز کو بھجوائیں۔

امراء اضلاع سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے حلقہ امارت میں تفصیلی جائزہ لے کر ایسے بچوں کے مکمل کوائف اپنی تصدیق اور سفارش کے ساتھ مرکز کو ارسال کریں۔

ایسے کوائف زیادہ سے زیادہ ۱۵ مارچ ۱۹۹۱ء تک بھجوا دیں۔

(سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ)

# خبریں

## ملکی خبریں

○ مئی کے مہینے سے مسلح افواج کی قیادت میں تبدیلیاں شروع ہو جائیں گی۔ چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ ۱۷ اگست کو ریٹائر ہونیکا اظہار کر چکے ہیں۔ بعض حلقوں کے مطابق انہیں چیرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی مقرر کیا جائے گا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ جھنگ کو بیروت بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور شرپسندوں سے پوری سختی سے نمٹا جائے گا۔ تمام مکاتب فکر کے علماء اور دانشوروں کو سامنے بٹھا کر مسئلے کا حتمی حل تلاش کیا جائے گا۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ جام صادق کے بیٹے سجاد ظہیر سمیت ضلع دادو میں ۱۲ افراد کو اغوا کر لیا گیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے سابق وفاقی وزیر اور جھنگ سے رکن قومی اسمبلی مسٹر فیصل صالح حیات کے بھائی مسٹر اسد حیات کو ماڈل ٹاؤن پارک سے اغوا کر لیا گیا۔ کار میں سوار تین نوجوانوں نے صبح نو بجے ان کو زبردستی اپنی کار میں بٹھا لیا۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ نیا سیاسی اتحاد فی الحال خارج از امکان ہے۔

○ پنجاب کے سابق گورنر لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ غلام جیلانی نے کہا ہے کہ فوج کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے

## غیر ملکی خبریں

○ عراق کی انقلابی کمان کونسل نے صدر صدام حسین کی صدارت میں ہونے والے ایک اجلاس میں اعلان کیا ہے کہ وہ کویت سے اپنی فوجیں واپس بلا لے گا۔ لیکن اس کے لئے یہ شرط عائد کی ہے کہ اتحادی فوجیں اپنی تمام زمینی، فضائی اور بحری کارروائیاں بند کریں۔ اور جنگ بندی کے ایک ماہ کے اندر اندر تمام غیر ملکی افواج خلیج سے نکل جائیں۔ اس جنگ کی آڑ میں مغربی ملکوں نے اسرائیل کو جو جدید ترین ہتھیار فراہم کئے ہیں وہ بھی اس سے واپس لئے جائیں۔ اور مقبوضہ عرب علاقوں اور گولان کی پہاڑیوں سے اسرائیلی فوج واپس بلائی جائے۔

○ امریکہ کے صدر بش برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر جان میجر نے عراق کے اس اعلان کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ کویت سے فوجوں کا انخلاء غیر مشروط طور پر ہونا چاہیئے اتحادیوں نے اعلان کیا ہے کہ ان کی طرف سے جنگ جاری رہے گی۔

○ عرب ملکوں میں سے اردن نے عراق کے اعلان کا خیر مقدم کیا ہے اور اسے امن کی طرف ایک بڑی پیشرفت قرار دیا ہے۔

### بقیہ: صہ ۵ سے آگے

حمزہؓ کا سوگ منانے کے لئے بھیجا۔ لیکن آپ نے شکریہ کے ساتھ واپس کر دیا کہ مُردوں پر نوحہ کرنا جائز نہیں ہے"

تاریخ اسلام حصہ اوّل صہ ۳۸ تا ۸۴

### بقیہ: صہ ۶ سے آگے

ملک محمد اعظم صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال ۸ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۱۱ دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱/۱/۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ الحئی نگہت ۵/۱۱ دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ا محمود احمد صاحب برادر موصیہ گواہ شد نمبر ۲ ملک محمد اعظم والد موصیہ۔


ہوالشافی

**اولاد** ـــــ ایک فطری خواہش

بے اولاد مرد و زن کیلئے "خصوصی ہومیو جرمنی کورس"

ـــــ خدا کے فضل سے مؤثر علاج ـــــ

اس کے علاوہ پرانی اور پیچیدہ امراض کیلئے پاکستانی، جرمنی، برطانیہ اور فرانس کی سیل بند ادویات مناسب اور رعایتی نرخ پر حاصل کرنے کیلئے

**عزیز ہومیوپیتھک سٹور** یونیورسٹی روڈ رحمان کالونی ربوہ فون: ۴۱۴



**صاحب اولاد**

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں

| | | |
|---|---|---|
| Dwarfishness Course | ۔ چھوٹا قد کورس | ۱۰/- |
| Bed urine Course | ۔ بول بستری کورس | ۳۵/- |
| Mitti Chhoure Course | ۔ مٹی چھوڑ کورس | ۲۰/- |
| Baby Growth Course | ۔ بے بی گروتھ کورس | ۳۰/- |
| Marasmas Course | ۔ سوکھا پن کورس | ۳۰/- |
| Baby Tonic | ۔ بے بی ٹانک | ۱۰/- |
| Slow Dentition Cure | ۔ آہستہ دانت نکالنا کیور | ۲۰/- |
| Irregular Teeth Cure | ۔ بے ترتیب دانت کیور | ۲۰/- |

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن

تین صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

**کیور ٹو میڈیسن** (ڈاکٹر راجہ ہومیو) **کمپنی** رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۶۰۶، ۷۷۱